بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرفِ اوّل

روزہ اور قرآن

رمضان المبارک میں اہل ایمان کو "دن کے روزے اور رات کے قیام" پر مشتمل جو دو گونہ پروگرام عطا کیا گیا ہے اس میں قرآن حکیم کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ منقول ہیں :

((اَلصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ ' يَقُوْلُ الصِّيَامُ : اَىْ رَبِّ اِنِّىْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ ' وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ : مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ ' فَيُشَفَّعَانِ)) [رواه البیهقی فی شعب الایمان]

"روزہ اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کریں گے (یعنی اُس بندے کی جو دن میں روزے رکھے گا اور رات میں اللہ کے حضور کھڑے ہو کر اس کا پاک کلام قرآن مجید پڑھے گا یا سنے گا) روزہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے اس بندے کو دن میں کھانے پینے اور نفس کی خواہش پورا کرنے سے روکے رکھا تھا' آج میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا کہ: میں نے اس کو رات کو سونے اور آرام کرنے سے روکے رکھا تھا' خداوندا! آج اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ روزہ اور قرآن دونوں کی سفارش اس بندہ کے حق میں قبول کی جائے گی (اور اس کے لئے جنت اور مغفرت کا فیصلہ فرما دیا جائے گا)

قارئین حکمت قرآن بخوبی جانتے ہیں کہ پاکستان میں دعوت رجوع الی القرآن کے نقیب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب حفظہ اللہ نے رمضان المبارک کی بابرکت راتوں کا زیادہ سے زیادہ حصہ قرآن حکیم کی معیت میں بسر کرنے اور اس کے فیوض و برکات کو عام کرنے کے لئے ۱۹۸۴ء میں نماز تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام شروع کیا تھا۔ یہ پروگرام بحمد اللہ انتہائی مفید پایا گیا اور اس نے اس قدر مقبولیت حاصل کی کہ نہ

(باقی صفحہ ۴۰ پر)